البرہان فی رد البہتان والعدوان

دیوبندیوں کا گند

"بجواب"

انگر کھے کا بند

"ولکن الوہبیۃ قوم لا یعقلون"

لیکن وہابی بے عقل قوم ہے

مرتب و تحریر : احمد رضا قادری

پیشکش : مغل قادری

WWW.ISLAMIMEHFIL.COM

Imagitor

يا الله عزوجل بسم الله الرحمن الرحيم .الصلوة والسلام عليک يا رسول الله ﷺ يا رسول الله

......البرهان فی رد البهتان والعدوان......

''دیوبندیوں کا گند'' بجواب ''انگرکھے کا بند''

مرتب: احمد رضا قادری

پیشکش: مغل قادری

خصوصی تعاون: ڈاکٹر الطاف حسین سعیدی

نوٹ: اہلسنت وجماعت کی حقانیت اور باطل مسالک کے عقائد کو جاننے کے لیے رسالہ کلمہ حق کا ضرور مطالعہ کریں

یا اللہ عزوجل بسم اللہ الرحمن الرحیم .الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ ﷺ یا رسول اللہ

......البرهان فی رد البهتان والعدوان......

موضوع:''دیوبندیوں کا گند'' بجواب ''انگرکھے کا بند''

ولکن الوبیۃ قوم لا یعقلون ''(لیکن وہابی بے عقل قوم ہے)

....

میرے صحیح العقیدہ سنی حنفی مسلمان بھائیو! سیدی اعلیحضرت رحمتہ اللہ علیہ پر مخالفین کی طرف سے الزامات اور بہتانوں کا سلسلہ جاری ہے، انہی میں سے ایک الملیز ان امام احمد رضا نمبر کے اس حوالہ پر بھی مخالفین حضرات اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں، چنانچہ عبارت اس طرح ہے کہ

"حضور میری سمجھ میں نہیں آیا کہ ابھی نماز پڑھائی ہے اور پھر پڑھ رہے ہیں نوافل کا بھی اس وقت سوال نہیں۔تو امام احمد رضا نے ارشاد فرمایا کہ قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد حرکت نفس سے میرے انگرکھے کا بند ٹوٹ گیا تھا چونکہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے اس وجہ سے آپ لوگوں سے نہیں کہا اور گھر میں جا کر بند درست کروا کر اپنی نماز احتیاطا پھر سے پڑھ لی'' (الملیز ان امام احمد رضا نمبر 234)

اس حوالے پر علماء دیوبند کے اعتراضات سے قبل یہ عرض کردوں کی فرقہ وہابیہ دیابنہ کی عادات خبیثہ میں سے یہ ہے کہ اپنے مخالفین کو خواہ مخواہ بدنام کرتے ہیں، ان کے علماء کا کہنا ہی یہ ہے کہ سنیوں سے ہماری مخالفت ہے اور مخالفت کے بارے میں دیوبندی بزرگ محمد امین صفدر اوکاڑوی کہتے ہیں ''مخالفت میں صرف ایک دوسرے کو بدنام کرنا مقصود ہوتا ہے'' (خطبات صفدر: ۵۱۶) اسی لئے علماء دیوبند ہم سنیوں سے مخالفت کی وجہ سے ہمیں بدنام کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔اور سنیوں سے چھوٹا سے بھی اختلاف ہو تو ان کے دیوبندی مفتی اعظم کے مطابق ''چھوٹا سا نقطہ اختلاف ہو تو اس کو بڑھا کر پہاڑ بنا دیا جاتا ہے'' (وحدت امت ۴۰) یہی نہیں بلکہ ان علماء دیوبند کا جب کسی سے اختلاف ہو جائے تو خود ان کے مفتی اعظم کہتے ہیں کہ ''جس سے **ان کا کسی رائے میں اختلاف ہو جائے تو اس کی پگڑی اچھالیں اور ٹانگ کھینچنے کی فکر میں لگ جائیں اور استہزا و تمسخر کے ساتھ اس پر فقرے چست کریں!** اور پھر دل میں خوش ہوں کہ ہم نے دین کی بڑی خدمت انجام دی ہے'' (وحدتِ امت صفحہ ۳۱۔۳۲) حتا کہ دیوبندی مفتی اعظم نے اقرار کیا کہ ہم [وہابی دیوبندی] ''اپنے حریف کا استہزاء، تمسخر اور اس کو زیر کرنے کے لئے جھوٹے، سچے، جائز و ناجائز حربے استعمال کرنا اختیار کر لیا ،'' (وحدت امت ص ۱۹،۲۰) قارئین کرام! فرقہ وہابیہ دیابنہ کا مزاج بلکہ شعار ہے کہ خواہ مخواہ اپنے مخالفین کو بدنام کریں گے، چھوٹے سے مسئلے کو پہاڑ بنا دیں گے، اپنے مخالفین کی پگڑیاں اچھالیں گے، استہزا و تمسخر کے ساتھ ان پر جھوٹے اور ناجائز الزامات و بہتان لگائیں گے۔

قارئین کرام! وہابیہ دیابنہ کی ان عادات خبیثہ کے ثبوت پر الملیز ان کا مذکورہ بالا حوالے (......بعد تشہد حرکت نفس سے میرے انگرکھے کا بند ٹوٹ گیا......) پر ان حضرات کے بیہودہ و غلیظ الزامات و بہتان ملاحظہ فرما سکتے ہیں

(۱) چنانچہ علماء دیوبند کی بدنام زمانہ کتاب ''دست گریبان'' میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے دیوبندی مولوی ابوایوب لکھتا ہے کہ

"یعنی ذکر کھڑا ہو گیا جس کی وجہ سے انگرکھا جو پہنا ہوا تھا جس کا ایک بند بھی ٹوٹ گیا" (دست و گریبان: ج ۳ ص ۴)

(۲) ''خدا جانے کے کیسا ''نفس'' تھا جو حرکت میں آتا تو اس کے پے در پے ضربات سے تہہ بند کا ازار بند بھی ٹوٹ جاتا''

(نور سنت کا ترجمہ کنزالایمان نمبر: ۳۷)

قارئین کرام! دیابنہ کا ظلم و ستم دیکھئے کہ عبارت کیا تھی لیکن بدبختوں نے اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی سے مخالفت کی بنا پر سنیوں کو بدنام کرنے اور پگڑیاں اچھالنے کے کیسے بیہودہ و غلیظ انداز میں پیش کیا۔

﴾......دیو بندی جہالت ''انگرکھے'' کو ''تہہ بند'' اور ''بند'' کو ''ازار بند'' سمجھے......﴿

قارئین کرام! آیئے پہلے علماء دیوبند کا علمی لیاقت ملاحظہ فرمائیں اور دیکھیں کہ یہ یتیم العلم حضرات ایک اردو عبارت کو بھی نہیں سمجھ سکتے۔ چنانچہ دیوبندی مولوی اس عبارت کے بارے میں کہتے ہیں کہ

''خدا جانے کے کیسا ''نفس'' تھا جو حرکت میں آتا تو اس کے پے در پے ضربات سے تہہ بند کا ازار بند بھی ٹوٹ جاتا''

(نور سنت کا ترجمہ کنز الایمان نمبر:۳۷)

قارئین کرام! دیکھیں المیز ان کے مذکوہ واقعہ میں کہیں بھی ''تہہ بند'' (یعنی دھوتی لنگی: دیکھئے فیروز اللغات) اور ''ازار بند'' (یعنی ناڑا، کمر بند: دیکھئے فیروز اللغات) جیسے الفاظ کا نام و نشان نہیں۔ لیکن ان دیوبندیوں کی جہالت ہے کہ یہ کہ ''انگرکھے'' (پوشاک) کو ''تہہ بند'' (دھوتی، لنگی) اور ''بند'' (یعنی ڈورا، فیتہ، گرہ: دیکھئے فیروز اللغات) کو ''ازار بند'' (ناڑا، کمر بند) سمجھ بیٹھے۔ یہ ہے ان کی جہالت، جو اردو کے الفاظ بھی نہیں سمجھ سکتے وہ ان دیوبندیوں کے محققین و مناظرین کہلاتے ہیں۔ ان کے امام اشرفعلی تھانوی نے ایسے ہی دیوبندیوں کے بارے میں کہا تھا کہ

''چھنٹ چھنٹ کر تمام احمق میرے (یعنی اشرفعلی تھانوی) ہی حصے میں آ گئے'' (الافاضات الیومیہ ج ا ص ۴۳۱)

''سارے بدفہم اور بدعقل میرے (یعنی اشرفعلی تھانوی) ہی حصے میں آ گئے ہیں'' (الافاضات الیومیہ ج ا ص ۲۷۴)

یا پھر سمجھے تو ہیں لیکن اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی سے مخالفت کی اپنے مذہب کے علماء کے ارشادات کے مطابق خواہ مخواہ ہمیں بدنام کرنے کے لئے استہزا و تمسخر کے ساتھ ایسے جھوٹے، ناجائز، من گھڑت الزامات و بہتان لگائے۔

دیوبندی مولوی نے تو تہہ بند (دھوتی) اور بند (کمر بند، ناڑا) ٹوٹنے کا جھوٹا الزام لگایا لیکن علماء دیوبند کے کرتوں یہ تھے کہ ان کے جوٹی کے اکابر قاسم نانوتوی اپنے دیوبندی بچوں کے ''کمر بند (ناڑا) کھول دیتے تھے'' (دیکھئے: ارواح ثلاثہ: حکایت ۲۷۵، سوانح قاسمی ۱/۴۶۶) نامعلوم دیوبندی اکابر اپنے دیوبندی بچوں کا ناڑا (کمر بند) کھول کر کیا چیک کرنا چاہتے تھے یا کون سی دیوبندی تربیت یا تعلیم دینا چاہتے تھے؟ یہ راز تو دیوبندی بچے ہی بتا سکتے ہیں۔

﴾......دیوبندی اعتراض خود ان کی اپنی جہالت ہے......﴿

قارئین کرام! اس حقیقت کے بعد آپ خود فیصلہ کریں کہ دیوبندیوں کا اعتراض خود ان کی اپنی جہالت ہے کہ نہیں؟ جو احمق، بدفہم اور بدعقل دیوبندی ''انگرکھے'' (پوشاک) کو ''تہہ بند'' (یعنی دھوتی، لنگی) اور ''بند'' (یعنی ڈورا، فیتہ، گرہ) کو ''ازار بند'' (یعنی ناڑا، کمر بند) سمجھیں تو ایسے دیوبندی اگر ''حرکت نفس'' سے مراد ''آلہ تناسل یا ذکر کا کھڑا ہونا'' سمجھیں تو کوئی حیران کن بات نہیں۔ سچ ہے کہ **ولکن الوہبیۃ قوم لا یعقلون** '' (لیکن وہابی بے عقل قوم ہے)۔ پھر ظلم و ستم یہ ایسی جاہلانہ تحقیق کو دیکھ کر ان کی بیچاری عوام بھی اپنے بدفہم، بدعقل اور احمق دیوبندی مناظر و محققین پر اعتبار کر کے اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی کے خلاف ایسے من گھڑت الزامات و بہتان لگا کر گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں۔

﴾......''ذکر، تہہ بند، ازار بند'' نہیں بلکہ ''دیوبند کا گند''......﴿

میرے محترم صحیح العقیدہ سنی مسلمان بھائیو! فرقہ وہابیہ دیابنہ کے نزدیک ''نفس'' سے مراد ''ذکر'' (آلہ تناسل) ہوتا ہے۔ دراصل یہ گندی ذہنیت غیر مقلدین وہابیہ سے فرقہ وہابیہ دیابنہ کی طرف منتقل ہوئی، غیر مقلدین نے فقہ کی ایک عبارت میں لفظ ''عضو'' سے ''آلہ تناسل'' مراد لیا تو اس کے جواب میں خود فرقہ وہابیہ دیابنہ کے الیاس گھمن دیوبندی نے اس کو بہودگی و بے غیرتی قرار دیتے ہوئے لکھا کہ

''کفار کی یہی کوشش ہے کہ مسلمانوں کو کیسے بدنام کیا جائے باطل فرقے قادیانی، پرویزی وغیرہ اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ اہل اسلام کی کتابوں میں لفظی اور معنوی تحریف کریں غلط مطلب بیان کریں کمی اور زیادتی کریں...... مسلمانوں کو اپنے دین سے بدظن کریں۔ پتہ نہیں نورستانی (وہابی) اور ان کے ہمنوا ''عضو'' سے آلہ تناسل کیوں مراد لیتے ہیں۔ بے حیا باش وہر چہ خواہی کن...... ہمارا

مہربان اس بات پر ڈٹ کر کھڑا ہے کہ مراد عضو سے آلہ تناسل ہے۔ من چہ گویم وطب نور من چہ گوید والی بات ہے دانش مندوں کا مقولہ ہے کل اناء یترشح بمافیہ.....تف ہو ایسی اہل حدیثیت پر.....ملخصاً (جی ہاں فقہ حنفی قرآن وحدیث کا نچوڑ ہے: ص ۲۲۶ تا ۲۲۹)

تو الیاس گھمن دیوبندی کی اس عبارت کو ہم فرقہ وہابیہ دیابنہ کے منہ پر مارتے ہیں، اور انہی کے الفاظ میں ہم کہتے ہیں کہ

جس طرح غیر مقلدین وہابی حضرات مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے ایسی گھٹیا حرکتیں کرتے ہیں لفظی اور معنوی تحریف کرتے ہیں غلط مطلب بیان کرتے ہیں اسی طرح فرقہ وہابیہ دیابنہ کے علماء ہم مسلمانان اہل سنت و جماعت (حنفی بریلوی) کو بدنام کرنے کے لئے ایسی گھٹیا حرکتیں کرتیں ہیں۔ پتہ نہیں ابو عیوب دیوبندی اور ان کے ہمنوا دیوبندی نفس سے آلہ تناسل کیوں مراد لیتے ہیں...... بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن...... ہمارا مہربان (دیوبندی) اس بات پر ڈٹ کر کھڑا ہے کہ مراد نفس سے آلہ تناسل ہے۔ من چہ گویم وطب نور من چہ گوید والی بات ہے دانش مندوں کا مقولہ ہے کل اناء یترشح بمافیہ......تف ہو ایسی دیوبندیوں پر''

تو یہ ہے دیوبندیوں کے جاہل اعظم ابو عیوب کے منہ پر الیاس گھمن دیوبندی کی غلاظت! اب دیوبندی مل کر اس کو خوب چاٹیں۔ تو اہل حق مسلمانان اہل سنت کو بدنام کرنے کے لئے کفار، قادیانی، پرویزی، وہابی دیوبندی ایسی حرکتیں اور اس قسم کے من گھڑت الزامات و بہتان لگاتے ہیں۔

......''دیوبندی'' غیر مقلدین کی طرح ایک عضو سے چمٹ گے......

پھر مذکورہ بالا عبارت میں ''حرکت نفس'' سے ''آلہ تناسل'' مراد لینا لینے والے سارے دیوبندی اپنے دیوبندی [نام نہاد] مناظر انوار اوکاڑوی کے اصول کے مطابق اس ایک ایک عضو (بقول دیوبندی آلہ تناسل) سے چمٹے ہوئے ہیں۔ چنانچہ غیر مقلدین وہابیہ کے داؤد ارشد نے جب فقہ کی ایک عبارت میں لفظ ''عضو'' سے عضو مخصوص (آلہ تناسل) مراد لیکر اعتراض کیا تو اس کے جواب میں خود وہابی دیوبندی علماء دیوبند کے نام نہاد مناظر و وکیل مفتی محمد انور اکاڑوی نے داؤد ارشد غیر مقلد کے رد میں یہ فرمایا کہ

''انسان کے اندر تین سو ساٹھ جوڑ ہیں۔ معلوم نہیں......تین سو انسٹھ جوڑوں کو چھوڑ کر ایک عضو سے کیسے چمٹ گے''

(تجلیاتِ انور: ج ا ص ۱۴۶)

تو اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ پہلے غیر مقلدین اپنے گندے ذہن کے مطابق (بقول دیوبندی) آلہ تناسل سے چمٹے ہوئے تھے اور اب ان کی دیکھا دیکھی علماء دیوبند بھی اسی کام میں مشغول ہو گے ہیں۔

......نفس، انگرکھا، بند کسے کہتے ہیں؟

ہم پہلے بتا چکے کہ علماء دیوبند کو تو ''انگرکھے'' اور ''بند'' تک کا مطلب نہیں آتا جیسا کہ دیوبندی رسالہ ''نورسنت'' کا حوالہ پہلے گزر چکا۔ اور اسی اپنی جہالت و کم علمی کی وجہ سے ان دیابنہ وہابیہ کو عبارت سمجھ ہی نہیں آئی۔ آیئے ہم آپ کے سامنے ان الفاظ کے مطلب و معنی بیان کیے دیتے ہیں۔

حرکت......: حرکت کے معنی کتب لغت میں ''جنبش، دھڑکن'' کے معنی میں آتے ہیں۔ (دیکھئے فیروز اللغات)

نفس......: قرآن وسنت اور عام اردو زبان میں ''نفس'' جان کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ اشرفعلی تھانوی دیوبندی نے قرآن پاک پارہ 4 سورۃ ال عمران آیت 185 ''کُلُّ نَفۡسٍ ذَآئِقَةُ الۡمَوۡتِ'' میں نفس کا ترجمہ ''جان'' کیا ہے۔ (تسہیل بیان القرآن: ص ۱۵۳) اشرفعلی تھانوی نے قرآن پاک پارہ 30 سورۃ الشمس میں آیت ''وَ نَفۡسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا'' میں نفس کا ترجمہ ''انسان کی جان'' کیا ہے۔ (تسہیل بیان القرآن: ص ۱۲۲۴) مسلمانوں میں عام اردو زبان میں بھی یہ کہا جاتا ہے کہ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ اور لغت کی کتب میں بھی ''**نفس**'' کا معنی جان، روح، ذات، وجود [بدن]، ہستی جیسے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے (فیروز اللغات اردو: ص ۱۳۶۸) اور اگر نَفَس (''ن'' اور ''ف'' پر زبر کے ساتھ) کے معنی میں لیا جائے تب بھی ''سانس، دم'' کے معنی میں استعمال ہوتا ہے (دیکھئے فیروز اللغات: ص ۱۳۶۷)۔

انگرکھا......(اَن۔گر کھا): ایک قسم کا مردانہ لباس۔ قبا (فیروز اللغات اردو: ص ۱۳۲) مردوں کی ایک پوشاک (نور الغات 1/383)

انگرکھا (اچکن، پوشاک) کا ذکر خود علماء دیوبند کی کتب [۱] عشق رسول ﷺ اور علمائے حق کے واقعات: صفحہ 128، مفتی محمد خبیب غفوری دیوبندی [۲] کشکول مجذوب: صفحہ 7 [۳] مجالس حکیم الامت: صفحہ 100، مفتی محمد شفیع دیوبندی میں بھی موجود ہے۔

بند...... کتب لغت میں بند کا مطلب ''ڈورا، فیتہ، گرہ'' بھی لیا گیا ہے (دیکھئے فیروز اللغات)

توجب ان انتہائی مشکل ترین الفاظ جن کا مطلب بچارے دیوبندی علماء کو نہیں آتا تھا تو ہم نے بتا دیا، تو اب المیز ان کی اس انتہائی مشکل ترین و پیچیدہ عبارات (ہمارے مطابق قطعاً غیر مبہم اور واضح عبارت) کا معنی یہ ہے کہ

"امام احمد رضا نے ارشاد فرمایا کہ قعدہ اخیرہ میں بعد تشہد حرکت (جنبش یا دھڑکن) نفس (بدن یا سانس) سے میرے انگرکھے (پوشاک) کا بند (ڈورا، فیتہ، گرہ) ٹوٹ گیا تھا چونکہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے اس وجہ سے آپ لوگوں سے نہیں کہا اور گھر میں جا کر بند درست کروا کر اپنی نماز احتیاطاً پھر سے پڑھ لی''

یہ اتنی آسان عبارت ایک معمولی سمجھ والا عام شخص بھی سمجھ سکتا تھا لیکن (بقول اشرفعلی تھانوی) دیوبندی احمقوں م بدفہموں ور بدعقلوں کو سمجھانے کے لئے ان کے مطالب و معنی بھی بیان کرنے پڑیں۔

اہل علم جانتے ہیں کہ مرد حضرات جو انگرکھا (پوشاک، اچکن) پہنتے ہیں اس کی گردن کے قریب ایک بند (ڈورا، فیتہ، گرہ) ہوتا ہے۔ جس طرح کے ہماری قمیضوں میں بٹن لگے ہوتے ہیں اور عام مشاہدہ ہے کہ بعض مرتبہ کا دھاگا کمزور ہو کر ذرا سی حرکت سے ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح سیدی اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پوشاک کے ساتھ ہوا کہ بدن کی حرکت یا سانس کی حرکت سے اس کا بند (ڈورا، فیتہ، گرہ) ٹوٹ گیا۔

قارئین کرام! اللہ انصاف کیجئے کہ بات کیا تھی لیکن علماء دیوبند نے محض ہم اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی سے مخالفت کی بنا پر اس کو کیا سے کیا بنا ڈالا؟ بات پوشاک کی تھی اور یہ دھوتی پر لے گے، بات بند (ڈورا، فیتہ، گرہ) کی تھی اور یہ کمر بند (ناڑا) پر لے گے، بات نفس (یعنی بدن یا سانس) کی حرکت کی تھی لیکن یہ دیابنہ وہابیہ کو ''آلہ تناسل'' دیکھائی دیا۔ لیکن جو دیوبندی (بقول) غیر مقلدین کی طرح ''آلہ تناسل'' سے چمٹے ہوں ان کو تو یہی نظر آئے گا۔

......دیوبندی اصول سے علماء دیوبند کو الزامی جواب......

قارئین کرام! جیسا کہ آپ مطالعہ کر چکے کہ علماء وہابیہ دیابنہ کے نزدیک ''نفس'' سے مراد ''ذکر'' (آلہ تناسل، عضو تناسل) ہے تو اب انہی کے اصول و انداز پر ہم علماء دیوبند کی چند عبارات ''نفس'' (بقول دیوبندی) آلہ تناسل (ذکر) پر پیش کرتے ہیں۔

1 ...... اشرفعلی تھانوی کے ملفوظات میں لکھا ہے کہ

''حرکت نفس کا علاج'' (ملفوظات حکیم الامت: ۲۱ ص ۲۸۹)

حرکت نفس سے مراد دیابنہ کے نزدیک آلہ تناسل کا کھڑا ہونا ہے جیسا کہ دیوبندی دست و گریبان: ج ۳ ص ۴ میں لکھا ہے تو اشرفعلی تھانوی کی عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ ''کھڑے آلہ تناسل کا علاج''۔ اب ابوایوب دیوبندی ہی بتائیں کہ اشرفعلی تھانوی نے کس کے کھڑے آلہ تناسل کا علاج کیا؟ اپنے یا منظور نعمانی، گنگوہی، انبیٹھوی کے کھڑے آلہ تناسل کا علاج کیا

(نوٹ: قارئین کرام سے انتہائی معذرت! لیکن ایسی بکواس ابوایوب نے اپنی ویڈیو میں کی، یہ اس کا الزامی جواب ہے)۔

2 ...... اشرفعلی تھانوی کے ملفوظات میں لکھا ہے کہ

''نفس بڑا ہی مکار ہے...... نفس سب کا مولوی ہے'' (ملفوظات حکیم الامت جلد ۵ ص ۱۹۰ ملفوظ ۱۱۱)

تو دیابنہ کے ناپاک معنی کے مطابق خود ان کے اپنے امام اشرفعلی تھانوی کے ملفوظات کی اس عبارت کا مطلب یہ بنا کہ ''نفس (آلہ تناسل) بڑا ہی مکار ہے ...... نفس (آلہ تناسل) سب (دیوبندیوں) کا مولوی ہے''۔ اب یہ مسئلہ دیوبندی ہی بتائیں کہ اس دیوبندی مولوی کی دستار بندی دیوبندیوں کے کس مدرسے میں ہوئی؟ دیوبندیوں کا یہ مولوی مسلمان ہے یا کافر؟ اور دیابنہ کے اس مولوی کے پیچھے دیوبندیوں کی نماز ہو جاتی ہے کہ نہیں؟ کیا قاسم نانوتوی

اپنے دیوبندی بچوں کے کمر بند کھول کر اسی دیوبندی مولوی (آلہ تناسل) کی تلاش میں تو نہیں تھے؟

3 ......نفس کے معنی دیوبندیوں کے نزدیک "عضو تناسل "(ذکر) کے ہیں تو لیجیے علماء دیوبند کہتے ہیں کہ

''ہر وقت آدمی کو اپنے نفس (بقول دیوبندی آلہ تناسل: از رضوی) کی دیکھ بھال اور نگرانی میں لگے رہنا چاہیے یہ نفس (بقول دیوبندی آلہ تناسل: از رضوی) کمبخت ہر رنگ میں مارتا ہے''(ملفوظات حکیم الامت: ص ۹۰ ملفوظ: ۱۱۶)

اب دیوبندی ہی بتائیں کہ اس نفس یعنی تمہارے مطابق آلہ تناسل نے تم دیوبندیوں کو کس کس رنگ میں مارا ہے؟

4 ......دیوبندی مولوی کہتے ہیں کہ

''نفس (بقول دیوبندی آلہ تناسل: از رضوی) دیندار کو دینی رنگ سے مارتا ہے''(ملفوظات حکیم الامت: ص ۹۰ ملفوظ: ۱۱۶)

اب اس پر ہم بھی انہی کے طرز پر کہہ سکتے ہیں کہ یہ دیندار کو دینی رنگ میں اس طرح مارتا ہے کہ علماء دیوبندی ''بچوں سے چھیڑ بھی فرماتے''(سوانح قاسمی ج ۱ ص ۴۶۶) اور اس چھیڑ کا ادنی نمونہ یہ تھا کہ وہ دیوبندی علماء اپنے مدرسوں کے بچوں کے کمر بند (ناڑا) کھول دیتے تھے چنانچہ علماء دیوبند نے قاسم نانوتوی کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ اپنے دیوبندی بچوں کے ''کمر بند کھول دیتے تھے''(سوانح قاسمی: ج ا ص ۴۶۶) یہی نہیں بلکہ ایک دوسرے کو دیوبندی حضرات نہلاتے تھے چنانچہ لکھتے ہیں کہ ''وہ (حافظ جی) مولانا (محمد قاسم نانوتوی) کو نہلاتے اور کمر ملتے تھے اور مولانا ان کو نہلاتے اور کمر ملتے تھے''(سوانح قاسمی: ج ا ص ۴۷۰) اب اس حوالے کے اندر یہ بھی نہیں کہ نہلاتے وقت دیوبندی مولویوں نے کچھ پہنا ہوا تھا کہ نہیں؟ تو یہ حالت تھی علماء دیوبند کی!

5 ......علماء دیوبند کے امام اسمٰعیل دہلوی کی کتاب ''صراط مستقیم'' میں لکھا ہے کہ

''نفس اور شیطان دونوں نماز میں خلل انداز ہوتے ہیں''(صراط مستقیم: ص ۱۶۶)

چونکہ علماء دیوبند کے مطابق نفس سے مراد ذکر (آلہ تناسل) ہے تو دیوبندی امام اسمٰعیل دہلوی کی کتاب ''صراط مستقیم'' کی اس عبارت کا مطلب یہ بنا کہ ''نفس (بقول دیوبندی آلہ تناسل) اور شیطان دونوں (دیوبندی علماء کی) نماز میں خلل انداز ہوتے ہیں'' تو یہ ہے علماء دیوبند کی نمازوں کی کیفیات کہ نماز میں بھی ان کا نفس (بقول آلہ تناسل) خلل انداز ہوتا ہے۔

یقیناً نفس بقول دیوبندی آلہ تناسل کی اسی خلل اندازی کی وجہ سے امام اسمٰعیل دہلوی نے لکھا کہ

نماز میں ''زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے''(صراط مستقیم: ص ۱۲۹)

مجھے لگتا ہے کہ ایسے گندے عقیدے کا راستہ صاف کرنے کے لئے دیوبندی مولوی امین صفدر نے نبی پاک ﷺ کی طرف بھی یہ جھوٹ منسوب کیا کہ

''آپ ﷺ نماز پڑھتے رہے اور کتیا کھیلتی رہی اور ساتھ گدھی بھی تھی۔ دونوں کی شرم گاہوں پر بھی نظر پڑتی رہی''

(تجلیات صفدر: ۵/ ۳۸۸) لاحول ولاقوۃ الا باللہ!! استغفر اللہ العظیم!!

معاذ اللہ عزوجل! جن بدبختو ظالمو دیوبندیوں نے نبی پاک ﷺ کی ذات کو نہیں چھوڑا ایسے بدبخت اگر اُس نبی کریم ﷺ کے غلاموں (اہل سنت و جماعت حنفی علماء) پر ایسے بیہودہ و فحش الزامات لگا دیں تو کون سی بڑی بات ہے۔ (نوٹ: یہ حوالہ دیوبندی اصولوں کے مطابق پیش کیا گیا)۔

6 ......بدفہم دیابنہ کے نفس کے معنی ''آلہ تناسل'' کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے امام قاسم نانوتوی کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیں، کہتے ہیں کہ

لیا ہے سگ نمط ابلیس نے میرا پیچھا ہوا ہے نفس ہوا سانپ سا گلے کا ہار

تو قاسم نانوتوی کے گلے میں ''نفس''(بقول دیوبندی) آلہ تناسل سانپ کی طرح اس کے گلے کا ہار بنا ہوا ہے۔

تو جب علماء دیوبند کے مطابق ''نفس'' سے مراد ''ذکر''(آلہ تناسل) ہی ہے تو ان حوالوں میں بھی نفس سے مراد آلہ تناسل لیا جائے گا تو اب خود دیکھ لیں کہ علماء دیوبند کی عبارات کا ان کے اصول کے مطابق کیا مطلب بنے گا، ''نفس'' سے مراد ''ذکر''(آلہ تناسل) لیکر خود انہوں نے اپنے دیوبندی اکابرین کو ہی مزید کو ذلیل و رسواء کیا۔ (نوٹ: ''مزید الزامی گفتگو'' شرمگاہ کے نوجوڑ یا دیوبندیوں کی گندی ذہنیت کا جوڑ توڑ'' میں ملاحظہ کیجیے)۔

......نماز دوبارہ کیوں پڑھی؟......

اعتراض2......:اعلیٰ حضرت نے گھر جا کر دوبارہ نماز پڑھی تو اگر یہ نماز نہ ہوئی تھی تو پھر جماعت میں جولوگ (مقیدی) شامل تھے ان کی نماز برباد کر دی ،آخران کو دوبارہ نماز کیوں نہ پڑھائی اور خود کیوں پڑھ لی؟

جواب......: نماز نہ ہونے کا فتویٰ کسی نے نہیں دیا بلکہ اسی عبارت میں سیدی اعلیحضرت رحمتہ اللہ علیہ خود فرماتے ہیں کہ

''چونکہ نماز تشہد پر ختم ہو جاتی ہے اس وجہ سے آپ لوگوں سے نہیں کہا اور گھر میں جا کر بند درست کروا کر اپنی نماز احتیاطا پھر سے پڑھ لی'' (المیز ان امام احمد رضا نمبر 234)

یعنی نماز کے بالکل آخر میں انگرکھا (پوشوک) کا بند ٹوٹنے سے سدل واقع ہوا، نماز تو ہوگئی (بالفتوی) مگر سیدی اعلیٰ حضرت رحمتہ اللہ علیہ نے احتیاطا لوٹائی (بالتقوی)۔اصل بات وہی ہے ''ولکن الوہبیۃ قوم لا یعقلون'' (لیکن وہابی بے عقل قوم ہے) اور یہ لکیر کے فقیر ہیں جیسا کہ خود دیوبندی مولوی نے کہا

''ہم (دیوبندی) تو لکیر کے فقیر ہیں'' (خوشبووالا عقیدہ ص ۱۱۳)

اس لئے ایسے جاہلوں اور لکیر کے فقیروں کو شرعی مسئلہ کا علم ہی نہیں۔آیئے یہ شرعی مسئلہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔فقہ حنفی کی کتابوں میں ایک جزئیہ موجود ہے:

ویشدّ القباء بالمنطقة احترازاً عن السدل:

اور "سدل " سے بچنے کیلئے قباء کو بٹن سے باندھا جائے۔

جامع المضمرات ،فتاوی تتارخانیہ، محیط برہانیا ور مشکوۃ، کتاب الصلوۃ، باب الستر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ

نهی عن السدل فی الصلوة . آپ ﷺ نے نماز میں "سدل " سے روکا۔

معجم المعانی میں لکھا ہے کہ

سدَل الثَّوبَ :أرخاه وأرسله من غير ضمّ جانبيه:

یعنی کپڑے کو لٹکا چھوڑنا بغیر اس کے طرفین کو باھم ضم کئے۔

اس کے متعلق حدیث شریف میں ممانعت ہے

أنَّ رسولَ اللهِ صلَّى اللهُ عليه وسلَّم نهى عن السَّدْلِ في الصَّلاةِ وأنْ يُغطِّيَ الرَّجلُ فاهرواه أبو هريرة

یعنی سرکار ﷺ نے نماز میں سدل سے روکا اور اس سے بھی روکا کہ (نماز میں) کوئی اپنے منہ کو (نقاب mask) سے ڈھانپے۔ (صحیح ابن حبان)

تو نبی پاک ﷺ کی احادیث مبارکہ اور فقہا کرام کے ان حوالوں میں سدل سے روکا گیا تو سیدی اعلیحضرت رحمتہ اللہ علیہ کا یہ علمی باتیں ہیں ان سے علماء دیوبند کا کیا واسطہ بلکہ انہی کی زبان میں عرض ہے کہ

''ابے جاگنوار کے لونڈے (دیوبندی) تجھے ان چیزوں سے کیا واسطہ'' (سوانح قاسمی ج ۱ ص ۴۶۴)

اور چونکہ تھانوی صاحب نے خود فرمایا کہ سارے احمق، بدفہم، بے عقل ان دیوبندیوں کے حصے میں آئے ہیں اس لئے ایسے بدفہموں اور بے عقلوں کو کچھ سمجھ بوجھ تو ہے نہیں بس خواہ مخواہ ہذیان بکتے رہتے ہیں۔ولکن الوہبیۃ قوم لا یعقلون'' (لیکن وہابی بے عقل قوم ہے)۔

معزز قارئین! اسی موضوع پر حضرت مولانا حسن علی رضوی میلسی صاحب کا رسالہ ''اور دیوبند کا بند ٹوٹ گیا'' بجواب ''اور انگرکھے کا بند ٹوٹ گیا'' بھی موجود ہے، اس کا بھی ضرور مطالعہ فرمائیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ بدمذہبوں اور بے دینوں کے شر سے ہم اہل سنت و جماعت کو محفوظ فرمائے۔(آمین)۔

ناچیز